Rs. 3/-

معائنہ ٹیم سے امریکی انسپکٹروں کے اخراج کے عراقی فیصلہ کو بہانہ بنا کر

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی
جلد ۸ شمارہ ۴۹ ۲۱ تا ۲۷ نومبر ۱۹۹۷ء ۱۸ تا ۲۴ رجب المرجب ۱۴۱۸ھ

عراق کے خلاف امریکہ ایک اور

جنگ پر آمادہ

اقوام متحدہ امریکہ کو اس غنڈہ گردی اور داداگیری کی اجازت کب تک دیتی رہے گی

یہ حقیقت اب روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ مشرق وسطیٰ میں امریکہ کا مقصد غنڈہ گردی اور طاقت کے بل پر انتشار و افراتفری پھیلانا اور اس خطے کے ملکوں کو کمزور کرنا ہے۔

گذشتہ سات برس پہلے ۱۹۹۰ء میں جب عراق نے کویت پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا تھا تو پوری دنیا نے اس کی مخالفت کی تھی اور جب امریکہ اور اس کے حلیف ملکوں نے اس پر بارود کی آگ برسا کر کویت کو اس کے قبضے سے نجات دلائی تھی اس وقت پوری دنیا نے اقوام متحدہ [illegible]

[illegible]

آخر امریکہ کب تک اپنی داداگیری اور غنڈہ گردی کے ذریعہ انسانیت کا استحصال کرتا رہے گا اور کب تک نہتے اور بے قصور انسانوں کے خون سے اپنی خونی پیاس بجھاتا رہے گا

محمد سالم جامعی

[illegible]

افغانستان کی خانہ جنگی انجام کیا ہوگا!

[illegible]

حضرت مولانا محمد عمر پالن پوری
ایک یادگار شخصیت

[illegible]

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کالعدم ٹاڈا کے تحت گرفتار شدگان کو فوراً رہا کیا جائے

اسے ہندوستانی مسلمانوں کے ساتھ ستم ظریفانہ مذاق کے علاوہ اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ ٹاڈا کے سیاہ قانون کے خاتمہ پر دو سال کی طویل مدت گذر جانے کے باوجود بھی اس کے تحت مظلومانہ طور پر بے قصور گرفتار مسلم نوجوان آج بھی تقریباً ایک ہزار کی تعداد میں جیل کی سلاخوں کے پیچھے موت و زیست کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔

ٹاڈا کا یہ سیاہ قانون جب معرض وجود میں آیا تھا اس وقت حکومت نے پارلیمنٹ میں انتہائی زوردار انداز میں یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ اس قانون کا مقصد صرف سرحدی ریاستوں بالخصوص پنجاب میں دہشت گردوں کی سرگرمیوں پر روک لگانا ہے، لیکن ۱۹۹۲ء میں اچانک اسے پورے ملک پر مسلط کر دیا گیا اور ۶؍دسمبر ۱۹۹۲ء کے سیاہ اتوار میں بابری مسجد کی المناک شہادت کے بعد ساٹھ ہزار سے زائد مسلم نوجوانوں کو اس سیاہ قانون کا شکار بنا کر پس زنداں پہونچا دیا گیا۔

ٹاڈا کے خاتمہ کے بعد اگرچہ ان مظلوم و بے قصور گرفتار شدگان کی ایک بڑی تعداد رہا کردی گئی، لیکن ابھی بھی وزیر ریلوے مسٹر رام ولاس پاسوان کے مطابق تقریباً ایک ہزار بے قصور مسلم نوجوان اس کالعدم سیاہ قانون کا شکار ہو کر جیلوں میں بند ہیں جن کے خلاف حکومت نے نہ کوئی فرد جرم عائد کی ہے اور نہ ہی ان کے کیس ابھی تک عدالتوں کے حوالے کئے ہیں۔

جب سے یہ سیاہ قانون نافذ ہے انصاف پسند ہندوستانی عوام بالخصوص مسلم تنظیمیں اس کے خلاف آواز بلند کرتی رہی ہیں اور اب جب کہ یہ قانون کالعدم ہو چکا ہے، ان بے قصور نوجوانوں کی رہائی کا مطالبہ کر رہی ہیں جو آج بھی کوئی وجہ بتائے بغیر قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں۔

جمعیۃ علماء ہند جو ہندوستانی مسلمانوں کی ایک نمائندہ اور مخلص تنظیم ہے۔ ابھی حال ہی میں اس کی اترپردیش کی ریاستی شاخ نے میرٹھ میں منعقد ہونے والی اپنی صوبائی کانفرنس میں کالعدم ٹاڈا کے تحت بے قصور گرفتار شدگان کی رہائی کا فوری مطالبہ کیا ہے۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ اب بعض سیاسی پارٹیوں کو بھی اس مظلومانہ بے کسی کا احساس ہونے لگا ہے۔ ابھی حال ہی میں سماجوادی پارٹی نے اترپردیش اور مہاراشٹر میں جہاں ٹاڈا قیدیوں کی بڑی تعداد جیلوں میں بند ہے ۱۰؍نومبر کو ٹاڈا کے تحت گرفتار شدگان کی رہائی کے لئے احتجاجی جلوس نکالنے اور ریاستی حکومتوں کو یادداشتیں پیش کر کے ان سے مطالبہ کیا کہ وہ کالعدم ٹاڈا کے تحت بے قصور گرفتار نوجوانوں کو فوراً رہا کرے۔

سماجوادی پارٹی کا یہ ایک ایسا قدم ہے جس کی تحسین کی جانی چاہئے اور دوسری سیکولر سیاسی پارٹیوں کو جماعتی مفادات سے بلند ہو کر اس سلسلہ میں آواز بلند کرنی چاہئے۔

ہمیں امید ہے کہ ہماری یہ آواز صدا بصحرا ثابت نہیں ہوگی اور ملک کے بہی خواہ انصاف پسند سیکولر رہنما اور سماجی انصاف کا نعرہ بلند کرنے والی تمام سیاسی پارٹیاں اس سلسلہ میں آگے آئیں گی اور کالعدم ٹاڈا کے تحت گرفتار ہزاروں بے قصور مسلمانوں کی رہائی کے لئے حکومت کو مجبور کر دیں گی۔

جواہر القرآن

سورۃ انعام — ۶

ترجمہ آیات ۴۷ - ۵۱ — حضرت شیخ الہندؒ

- تو کہہ دیکھو تو اگر آوے تم پر عذاب اللہ کا اچانک (ف۱) یا ظاہر ہو کر تو کون ہلاک ہوگا ظالم لوگوں کے سوا (ف۲)
- اور ہم رسول نہیں بھیجتے مگر خوشی اور ڈر سنانے کو پھر جو کوئی ایمان لایا اور سنور گیا تو نہ ڈر ہے ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں۔
- اور جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو ان کو پہونچے گا عذاب اس لئے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے (ف۳)
- تو کہہ میں نہیں کہتا تم سے کہ میرے پاس ہیں خزانے اللہ کے اور نہ میں جانوں غیب کی بات اور نہ میں کہوں تم سے کہ میں فرشتہ ہوں (ف۴) میں تو اسی پر چلتا ہوں جو میرے پاس اللہ کا حکم آتا ہے تو کہہ دے کب برابر ہو سکتا ہے اندھا اور دیکھنے والا سو کیا تم غور نہیں کرتے (ف۵)
- اور خبردار کر دے اس قرآن سے ان لوگوں کو جن کو ڈر ہے اس کا کہ وہ جمع ہوں گے اپنے رب کے سامنے اس طور پر کہ اللہ کے سوا کوئی ان کا حمایتی ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا (ف۶) تاکہ وہ بچتے رہیں (ف۷)

فوائد — علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

(ف۱) "اچانک" یعنی وہ عذاب جس کی کچھ علامات پہلے سے ظاہر نہ ہوں "او جھرۃ" سے مراد وہ عذاب ہوگا جس کے آنے سے قبل علامات ظاہر ہو گئی ہیں۔

(ف۲) یعنی توبہ میں دیر نہ کرنا چاہئے شاید اسی دیر میں عذاب پہنچ جائے۔ جس کا خمیازہ صرف ظالموں کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اگر [illegible] ظلم [illegible] سے توبہ کر چکا ہوگا تو اس عذاب سے بچ رہے گا۔

(ف۳) یعنی تم جو عذاب الٰہی کے منتظر ہو اور [illegible] فرمائشیں اور [illegible] سوالات کرتے [illegible] پیغمبروں کا کام [illegible] ان کی تصدیق کرنے والوں کو سعادت [illegible] کو ان کی تکذیب کرنے والوں کو [illegible] تباہی [illegible] باخبر [illegible] اور [illegible] تبلیغ اور ارشاد ہے۔ وہ خدا کی طرف سے [illegible] فرمائش [illegible] کا [illegible] انبیاء علیہم السلام کی باتوں پر یقین کیا اور اعتقاداً و عملاً اپنی حالت درست کر لی [illegible] اور جس نے خدا کی آیات کو جھٹلا کر ہدایت [illegible] وہ نافرمانی اور بغاوت کی وجہ سے [illegible] عذاب عظیم کے نیچے آگئے۔ العیاذ باللہ۔

(ف۴) ان آیات میں منصب رسالت کی حقیقت پر روشنی ڈالی گئی ہے [illegible] کوئی شخص [illegible] اس کا [illegible] تمام مقدورات [illegible] خزانہ [illegible] کسی امر کی فرمائش کی جائے وہ [illegible] معلومات غیبیہ [illegible] وہ [illegible] بتا دیا کرے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] معجزات [illegible] وہ [illegible] اقتدار [illegible] کس [illegible] بتانا [illegible] رسول [illegible] اور [illegible] تصدیق و تکذیب [illegible] ہو سکتا ہے۔

(ف۵) یعنی اگر پیغمبر [illegible] بشر [illegible] اور [illegible] اور [illegible] سمجھنا چاہئے [illegible] کے [illegible] اور [illegible]

(باقی صفحہ ... پر)

مغربی بنگال میں بی جے پی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی

سیاست سے بھی ریٹائرمنٹ کی ایک عمر ہونی چاہئے

مغربی بنگال کی شعلہ بیان لیڈر مسز ممتا بنرجی کے انٹرویو کے اہم اقتباسات

[illegible]

توہین عدالت کے ایک معاملہ میں

اشوک سنگھل کو صرف تنبیہ کر کے رہا کر دیا گیا

[illegible]

ہندستان دار الحرب ہے لہٰذا ہر محب وطن کا فرض ہے کہ

اجنبی طاقت کے خلاف اعلان جنگ کر دے

۱۸۰۳ء میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح کا فتویٰ جہاد

اٹھارھویں صدی کی شام کو جب ہندستانی سلطنت کا آفتاب غروب ہو رہا تھا اس وقت غلامی کی شب تاریک تیزی سے پورے ملک پر چھا رہی تھی اور انگریزی اقتدار کی صبح صادق نمودار ہو رہی تھی۔

اب آزادی دہلی کی سونی بزم میں صرف موہوم اقتدار کی ایک شمع سی جل رہی تھی۔ لال قلعہ میں جو کچھ بچا کھچا تھا وہ بھی گھٹن کا شکار تھا۔ پورا شمالی مغربی علاقہ [illegible] میں جھگڑ رہا تھا۔ [illegible] کا راج تھا۔ مسلمانوں کی تمام قابل ذکر طاقتیں ختم ہو چکی تھیں۔ جو ختم نہیں ہوئی تھیں وہ مفلوج ہو کر انگریزی اقتدار کے سامنے سرنگوں ہو چکی تھیں۔ سنہ ۱۸۰۳ء کے آخر میں لارڈ لیک انگریزی فوجیں لے کر دہلی کی طرف بڑھا۔ سندھیا کی فوجیں شاہی اقتدار کی محافظ تھیں، وہ بے بس ہو گئیں۔ مگر انگریزی فوجی طاقت مرہٹوں کی قوت اقتدار سے بہت زیادہ [illegible] ہو چکی تھی۔ مجبوراً شکست خوردہ دہلی نے انگریزوں کا استقبال کیا۔ لارڈ لیک نے دہلی پر تسلط کر کے شاہ عالم سے ایک نیا معاہدہ کیا۔

سندھیا کے بعد شاہ [illegible] اور امیر [illegible] آگے بڑھے مگر [illegible] انگریزوں کے [illegible] پنجاب پہنچے۔ ان کو یہاں [illegible] سکھوں [illegible] لیکن سکھ [illegible] ہوا۔ آخر [illegible] سے [illegible] انکار کر دیا۔

اب مجبوراً ان کو انگریزوں کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے اور ۱۸۰۵ء میں لارڈ لیک سے ایک معاہدہ کر کے اپنے ملک واپس ہونے پر مجبور ہوئے۔ انگریزوں کے خلاف [illegible] جنگ [illegible] کی طرف [illegible] لیکن [illegible] ہندستان [illegible] ایک [illegible] اور [illegible] سید صاحب اور شاہ عبدالعزیز [illegible] سید صاحب کی [illegible] کا مشہور [illegible] انگریزوں کے مخالف ایک مشترک مقصد تھا جس نے ان تینوں امیر خاں، جسونت راؤ اور سید صاحب کو متحد کر دیا تھا۔

[illegible] پٹنہ اور بکسر کی جنگ میں شجاع الدولہ (۱۷۶۴ء) اور شاہ عالم کو شکست ہو چکی تھی [illegible] کرنا ہی مشکل نہیں تھا بلکہ انگریزوں کی فوجی طاقت کی ترقی کرچکی تھی وہ آسانی سے ہندستان پر [illegible] کر سکتے تھے۔ مگر انگریزوں کی پالیسی یہی تھی کہ رفتار [illegible] جائے۔ اس کے [illegible]

تشدد اور انتقام کی ضرورت کا روش اختیار کی جائے۔ چنانچہ انگریز [illegible] نے [illegible] سے [illegible] سے جو براہ راست [illegible] بادشاہ کو نہ صرف قبضہ بنا دیں۔ مگر اس کے [illegible] نہیں ہونے کی [illegible] قوت کے ذریعہ ایک ملک [illegible] ہوا کہ [illegible] کے ساتھ ہی [illegible] کر دی۔ ان کے بجائے بتدریج [illegible] اور [illegible] تک [illegible] ان اقدامات سے [illegible] عوام میں [illegible] ہوا اور جب [illegible] میں دہلی پر قبضہ کیا تو یہاں بھی اسی حکمت عملی کا استعمال کیا۔ بادشاہ کو معزول کرنے اور شاہی [illegible] و تاج [illegible] بادشاہت کا [illegible] جاری رکھی [illegible] جو انگلستان کی [illegible] پارلیمنٹ کا [illegible] اپنے [illegible]

نے کر لی تھی، اور پھر بھی انگریزوں کے وطن میں سالہا سال سے [illegible] رہا تھا۔ یعنی بادشاہ کو تاج و تخت کے ساتھ باقی رکھتے ہوئے صرف اختیارات ایسٹ انڈیا کمپنی کے لیے تسلیم کر لئے گئے اور اس [illegible] تعبیر کی گئی کہ خلق خدا کی، ملک بادشاہ سلامت کا اور حکم کمپنی بہادر کا۔

غور فرمائیے کہ یہ تعبیر کتنی نازک پوزیشن ہے، خدا کی خدائی اور اس کی قدرت کا ملہ تسلیم کرکے مذہب کو اس کا درجہ دیا گیا اور [illegible] کے تمام [illegible] بادشاہ کی [illegible] اور [illegible] کو ختم کر دیا گیا۔ [illegible] مرتبہ اور [illegible] حکومت کا ہندو یا مسلمان امرا و اعیان [illegible] کا جو حق تھا اب ایسٹ انڈیا کمپنی کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔ تہذیب اور کلچر کے لحاظ سے صرف یہ کہ ان کی حفاظت کا وعدہ کیا گیا ہے بلکہ ہندو کے سماجی معاملات پنڈتوں کے اور مسلمانوں کے معاشرتی معاملات قاضیوں کے سپرد کئے [illegible] کا تحفظ [illegible] بھی [illegible] دی گئی ہے۔ عوام [illegible] آزادی [illegible] اور [illegible] تک [illegible] امرا اور [illegible] کے اختیارات یا انگلستان کی پارلیمنٹ اور کمپنی اور ہندستان کے [illegible] کے درمیان [illegible] کی نظر میں بہ [illegible] تہذیب اور بادشاہ [illegible] بھی محفوظ تھے۔ لیکن ایک نہایت ہی نازک سوال تھا کہ موجودہ حالات کو آزادی کہا جائے یا غلامی، اسلامی قوانین کی رو سے جو جواب ہو سکتا ہے کیا ہندستان کو دار الاسلام مانا جائے جیسا کہ پہلے تھا یا دار الحرب کہا جائے۔ جہاں دین اور [illegible] اقتدار غالب ہے جنگ کرنا [illegible] ہے۔ [illegible] مسلمانوں [illegible] لازم ہے [illegible] اگر یہ حکومت غیر مسلم ہے کہ جس [illegible] وہاں [illegible] شہری آزادی [illegible] حاصل ہے [illegible] بنا پر حکومت سے جنگ



کرنا درست نہیں ہے۔

بہرحال ایک نہایت پیچیدہ سوال تھا جس نے ہندستانی مسلمانوں کو بڑی [illegible] میں ڈال دیا۔ سیاسی مفکرین اور علماء کرام کے ساتھ [illegible] اس سوال کے جواب میں اختلاف ہو سکتا تھا۔ انگریز جیسی شاطر اور ہوشیار قوم نے اس سیاست [illegible] سے [illegible] فائدہ اٹھایا اور [illegible] گمراہ کرنے کی [illegible] ایسا کیا گیا اور کیا جا سکتا تھا۔ مگر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ العزیز کی سیاسی درس گاہ کے تربیت یافتہ [illegible] ایسے شہید ہوئے کہ [illegible] جنہوں نے اس مسئلہ کے لئے [illegible] حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز نے فارسی زبان میں ایک فتوے صادر فرمایا جس کا اردو ترجمہ یہ ہے

"یہاں رئیس النصاریٰ (عیسائی افسران) کا حکم بلا دغدغہ اور بے دھڑک جاری ہے اور ان کا حکم جاری اور نافذ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ملک داری، انتظامات رعیت، خراج، باج، عشر و مالگذاری، اموال تجارت، ڈاکوؤں اور چوروں کے انتظامات، مقدمات کا تصفیہ، جرائم کی سزاؤں وغیرہ میں (یعنی سول، فوج، پولیس، دیوانی اور فوجداری معاملات، کسٹم اور ڈیوٹی وغیرہ میں) یہ لوگ بطور خود حاکم اور مختار مطلق ہیں۔ ہندستانیوں کو ان کے بارے میں کوئی دخل نہیں۔ بے شک نماز جمعہ، عیدین، اذان اور ذبیحہ گاؤ جیسے اسلام کے چند احکام میں وہ رکاوٹ نہیں ڈالتے۔ لیکن جو چیز ان سب کی جڑ اور حریت کی بنیاد ہے (یعنی ضمیر اور رائے کی آزادی اور شہری آزادی) وہ قطعاً بے حقیقت اور پامال ہے۔ بے تکلف مسجدوں کو مسمار کر دیتے ہیں۔ عوام کی شہری آزادی ختم ہو چکی ہے۔ انتہا یہ کہ کوئی مسلمان یا ہندو ان کے پاسپورٹ اور پرمٹ کے بغیر اس شہر یا اس کے اطراف و جوانب میں نہیں آ سکتا۔ عام مسافروں یا تاجروں کو شہر میں آنے جانے کی اجازت دینا بھی ملکی مفاد یا عوام کی شہری آزادی کی بنا پر نہیں بلکہ خود اپنے نفع کی خاطر ہے۔ اس کے بالمقابل خاص خاص ممتاز اور نمایاں حضرات مثلاً شجاع الملک اور ولایتی بیگم ان کی اجازت کے بغیر اس ملک میں داخل نہیں ہو سکتے۔ دہلی سے کلکتہ تک انہیں کی عملداری ہے بے شک کچھ دائیں بائیں مثلاً حیدرآباد، لکھنؤ، رام پور میں چونکہ وہاں کے

فرماں رواؤں نے اطاعت قبول کر لی ہے براہ راست نصاریٰ کے احکام جاری نہیں ہوتے۔ (مگر اس سے پورے ملک کے دار الحرب ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا)
(فتاویٰ عزیزی فارسی جلد اول صفحہ ۱۷ مطبوعہ مطبع مجتبائی)

ایک دوسرے فتویٰ میں بعض مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے ہندستان کا دار الحرب ہونا ثابت کیا ہے (فتاویٰ جلد اول صفحہ ۱۷ فتاویٰ عزیزی فارسی مطبوعہ مطبع مجتبائی)

مختصر یہ کہ زبان سے یہ کہہ کر [illegible] کا اصطلاحی لفظ استعمال کیا ہے مگر درحقیقت یہ ہے کہ اعلان ہے اور مطلب یہ ہے کہ کوئی
(۱) قانونی سیاسی کے لیے اختیارات [illegible] جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے۔
(۲) مذہب کا احترام ختم ہے۔
(۳) اور شہری آزادی ختم ہو چکی ہے۔ لہٰذا ہر محب وطن کا فرض ہے کہ اس دشمن طاقت سے اعلان جنگ کر دے اور جب تک اس کو ملک بدر نہ کر دے اس ملک میں زندہ رہنا اپنے لئے حرام جانے۔

اس موقع پر یہ حقیقت بھی قابل ذکر ہے کہ انگریز [illegible] کی وفات سے تقریباً بیس سال پہلے اقتدار مرہٹوں کے ہاتھ میں تھا۔ مرہٹوں کو جہاد کا موقع پھر بھی ملا (امیر الامراء تھا) اور [illegible] سندھیا تھا۔ پہلے ہی [illegible] اعلان جہاد کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ بیس سال پہلے سے [illegible] سندھیا تھا۔ [illegible] اور اس کے گرد و نواح میں غیر مسلم طاقت یعنی مرہٹوں کا تسلط تھا۔ شاہ عبدالعزیز صاحب کا اعلان جہاد ان کے سامنے [illegible] ان کی ذات [illegible] نہیں بلکہ [illegible] ان باتوں میں [illegible] جو ہر [illegible] کو [illegible] ان پر ختم [illegible] جو [illegible] عرب اور غیر عرب کے لئے [illegible]

مرہٹوں [illegible] ہے لیکن اس [illegible] میں مسلمانوں [illegible] سندھیا [illegible] قرار دیا اور ہندستانیوں کے [illegible] اور [illegible] کو [illegible] ہے کہ بر عکس مسلمانوں کا حلقہ جو ہر شاہ

عبدالعزیز صاحب کے [illegible] ہے۔ [illegible] ان کے [illegible] ہوں گے۔ [illegible] حضرت شاہ عبدالعزیز [illegible] کا انتقال [illegible] اور [illegible] جو [illegible] کا ایک [illegible] تھا۔

فتوے کا اثر

دم [illegible] کے تحت انقلاب [illegible] اعلان صلاحیت [illegible] مذہب [illegible] جو [illegible] اس اختلاف [illegible] کی [illegible] ایک [illegible] کی بابت [illegible] اس وقت سے وابستہ [illegible] انگریزوں سے بر سر پیکار [illegible] مقصد [illegible]

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں مسلمانوں [illegible] کی [illegible] نہیں [illegible] کی طرح [illegible] انگریزوں سے لڑتے [illegible] مسلمان [illegible] ساتھ انگریزوں کا [illegible] حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے [illegible] امیر علی [illegible] انگریزوں [illegible] طاقت پر ضرب [illegible] تھے۔

راجیو گاندھی قتل کی
جین کمیشن کی عبوری رپورٹ

[illegible]

ورما کمیشن کی سفارشات

[illegible]

عالم اسلام

چیچنیا کو اسلامی جمہوریہ قرار دیدیا گیا

[illegible]

بنگلہ دیش۔ ہڑتال کے دوران بم دھماکے اور تصادم

[illegible]

پاکستان میں مسلکی تشدد کا سلسلہ جاری

[illegible]

مصر میں گدھے انسان کے بہترین دوست

[illegible]

لندن میں [illegible] کو ۱۰ سال کی سزا

[illegible]

ترکی فوج نے [illegible] کو تباہ کردیا

[illegible]

مختصرات

جاپان میں زلزلے کے دو بڑے جھٹکے

[illegible]

ایک دن میں ۱۲۱۱۱ بیرل روزانہ دینے والا کنواں

[illegible]

ویتنام کو خیرسگالی سفیر کا درجہ

[illegible]

کلنٹن کے خلاف تحریک ملامت

[illegible]

ایک انچ روک کر ناک کاٹ دیا

[illegible]

بیرکے خلا نورد دوسری مرتبہ خلا میں

[illegible]

...تحقیقات کرنے والے

گجرال حکومت کے لئے ایک چیلنج

[illegible]

(باقی صفحہ ...)

...ابھی عمل کی منتظر

[illegible]

سیف من سیوف اللہ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جنہوں نے اپنی زندگی اسلام کی سربلندی کے لئے وقف کر دی تھی

[illegible]

فضائل

[illegible]

بقیہ: مولانا محمد عمر پالنپوری

[illegible]

مایاوتی کی وزارت علیا کا چھ ماہی دور

کرپشن اور بدعنوانیوں کا بول بالا

[illegible]

زمین گھپلا

[illegible]

لاٹری کا معاملہ

[illegible]

دہلی بارود کے ڈھیر پر — ۶ ماہ میں ۱۸ بم دھماکے

آخر یہ سلسلہ کب تک چلتا رہیگا؟

[illegible]

تاریخ	دھماکوں کی تعداد	جگہ	مارے گئے لوگ	زخمیوں کی تعداد
۸ مئی	۱	سروجنی نگر مارکیٹ	۳	۲۵
۱۸ مئی	۱	[illegible]	۱	—
۲۲ جون	۲	صدر بازار	—	۲
۹ جولائی	۲	[illegible]	—	—
۱۹ اگست	۱	[illegible]	—	۲
یکم اکتوبر	۳	[illegible]	۶	۳۰
یکم اکتوبر	۲	[illegible]	۲	۲۶
۱۰ اکتوبر	۲	[illegible]	۱	۱۴
۱۸ اکتوبر	۲	رانی باغ مارکیٹ	۱	۲۲
کل	۱۸		۱۳	۱۲۰

(باقی صفحہ [illegible] پر)

حضرت مولانا قمرالهدیٰ مفتاحی ضلع جمعیۃ علماء بھاگلپور کے صدر منتخب

مجلس تحفظ ختم نبوت ہریانہ، ہماچل و پنجاب کے زیر اہتمام میٹنگ

کانپور اور گونڈہ میں فرقہ وارانہ فسادات

جمعیۃ علماء اتر پردیش کی طرف سے مذمت

جمعیۃ علماء کی کوشش سے روبی نام کی لڑکی ماں باپ کے سپرد

بقیہ: جنگ

جمعیۃ علماء بہار کے زیر اہتمام اصلاح معاشرہ عشرہ پروگرام

نوٹس منجانب شرعی پنچایت ضلع مظفر نگر

جمعیۃ علماء بہار کے مشاہیر کی نامزدگی

مضمون نگار حضرات توجہ دیں

بقیہ: جواہر القرآن

بقیہ: ممتا بنرجی صفحہ ۳ سے

[illegible]

س: کہا جاتا ہے کہ ریاست میں ... آپ کا خیال کیا ہے؟

ج: کیا آپ کو اس میں شک ہے۔ [illegible]

[illegible]

بقیہ: جین کمیشن کی رپورٹ صفحہ ۱ سے

[illegible]

بقیہ: حضرت خالد بن ولید صفحہ ۴ سے

[illegible]

وفات

[illegible]

بقیہ: وزیر اعلیٰ دلیپ پاریکھ صفحہ ۱ سے

[illegible]

بقیہ: دھلی بارود کے ڈھیر پر صفحہ ۱ سے

[illegible]

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI   21-11-97   R.N.I. NO.-38985/82
Postal Registration No-DL-11052/97

گجرات کے وزیر اعلیٰ دلیپ پاریکھ

کیا کٹھ پتلی حکمراں ہیں؟

راشٹریہ جنتا پارٹی اور کانگریس کا نیا ہنی مون کب تک چلے گا

[illegible]

خریدار متوجہ ہوں

[illegible]

الجمعیۃ

[illegible]